انفاق فی سبیل اللہ

☆ مفہوم :

انفاق کے معنی ہیں کسی شے کوخرچ کرنا یا کھپا دینا۔ جب یہ خرچ اللہ کی دی ہوئی ہدایات کے مطابق کسی کارِ خیر کے لئے کیا جاتا ہے تو اسے انفاق فی سبیل اللہ کہتے ہیں۔ وسیع مفہوم میں انفاق صرف مال خرچ کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہر اس شے کوخرچ کرنے کے لئے آتا ہے جس پر انسان کو اختیار حاصل ہو۔ گویا مال کے علاوہ جسمانی صلاحیت، اولاد، املاک وغیرہ کو اللہ کی راہ میں لگانا بھی انفاق فی سبیل اللہ میں شامل ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَاَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ (الحدید : 7)

"اورخرچ کرو ہر اس شے میں سے جس پر تمھیں خلافت یعنی عارضی اختیار دیا گیا ہے۔"

☆ اقسام :

انفاق فی سبیل اللہ کے لئے دو مدات ہیں :

i – صدقہ : بندوں کی احتیاج پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا

ii – قرضِ حسنہ : اللہ کے دین کی تبلیغ اور غلبے کے لئے مال خرچ کرنا

سورہٴ حدید آیت 18 میں ان مدات کا ذکر اس طرح سے ہے:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۞

"بے شک جو صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی خواتین ہیں اور جو لوگ اللہ کو قرضِ حسنہ دیتے ہیں، دو چند کر دیا جائے گا اُن کے لئے اِس (انفاق) کو اور اُن کے لئے عزت کا صلہ ہے۔"

☆ اہمیت :

انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کے حوالے سے چند نکات حسبِ ذیل ہیں :

- انفاق فی سبیل اللہ قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے :

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَا اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ (التوبہ:99)

"اور بعض دیہاتی ایسے ہیں کہ اللہ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں اُس کو اللہ کی قربت اور رسولؐ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں، بلاشبہ وہ اُن کے لئے قربت کا باعث ہے۔"

اللہ کی قربت اسی وقت نصیب ہوتی ہے جب دل سے مال اور دیگر علائقِ دنیوی کی محبت نکل جائے، بقول خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ :

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

- انفاق نیکی کا اولین و لازمی مظہر ہے :

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ (البقرۃ : 177)

"نیکی صرف یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرلو بلکہ اصل نیکی اس کی ہے جو

ایمان لایا اللہ پر اور روزِ آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور رسولوں پر اور محبت کے باوجود مال دیا رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں (کے آزاد کرانے) میں۔''

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:92)

''(مومنو!) جب تک تم اُن چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو گے کبھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے۔''

- انفاق منافقت کا علاج ہے :

يَـا اَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ ۝ وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنَـاكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّـاْتِـيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اَخَّـرْتَـنِـيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصَّالِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُّـؤَخِّـرَ اللّٰـهُ نَفْسًـا اِذَا جَـآءَ اَجَـلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِـمَـا تَـعْمَلُوْنَ

''مومنو! کہیں تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ خسارا اٹھانے والے ہیں اور ہم نے جو کچھ تمہیں دے رکھا ہے اُس میں سے خرچ کرتے رہا کرو اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت آ کھڑی ہو پھر وہ کہنے لگے: ''اے میرے رب! تو نے مجھے کچھ اور مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاتا؟'' اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے باخبر ہے۔''

(المنافقون:9 - 11)

- انفاق ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ ہے :

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ: 195)

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

☆ انفاق کرنے کا حکم :

قرآنِ حکیم میں 16 بار انفاق کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے چند آیات حسبِ ذیل ہیں :

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ (البقرۃ: 254)

''اے ایمان والو جو (مال) ہم نے تمہیں دیا اُس میں سے خرچ کر لو قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ کوئی تجارت کام آئے گی، نہ کوئی دوستی اور نہ ہی کوئی سفارش۔''

وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۞ (التغابن: 16)

''سنو اور اطاعت کرو (اے مومنو) اور (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو۔ (یہ) بہتر ہے تمہارے حق میں اور جو شخص جی کے لالچ سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔''

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیم: 31)

''(اے نبی ﷺ!) میرے مومن بندوں سے کہہ دو کہ نماز قائم کریں اور ہمارے دیئے ہوئے مال میں سے درپردہ اور ظاہر خرچ کرتے رہیں، اس دن کے آنے سے پیشتر جس میں نہ (اعمال کا) سودا ہو گا اور نہ دوستی (کام آئے گی)۔''

☆ انفاق کرنے کے لئے پکار :

قرآنِ حکیم میں بعض مقامات پر جھنجھوڑنے کے اسلوب میں انفاق سبیل اللہ کا حکم دیا گیا :

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الحدید : 10)

''اور تم کو کیا ہوا ہے کہ اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت اللہ ہی کی ہے۔''

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿﴾ (البقرہ : 245)

''کوئی ہے کہ اللہ کو قرضِ حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اُس کو کئی حصے زیادہ دے گا اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اُسے) کشادہ کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔''

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ

''اُن کا کیا نقصان ہوتا اگر وہ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان لاتے اور جو کچھ اللہ نے اُن کو دیا تھا اُس میں سے خرچ کرتے۔'' (النساء : 39)

☆ ہر حال میں انفاق کرتے رہنا چاہیئے :

- خوشحالی اور تنگدستی میں انفاق کرنا :

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ (آل عمران : 134)

''(متقین وہ ہیں) جو خوشحالی اور تنگدستی میں خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں۔''

- رات دن اور پوشیدہ و ظاہر انفاق کرنا :

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿﴾ (البقرہ : 274)

''جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں اُن کا صلہ اللہ کے پاس ہے اور اُن کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔''

- نبی اکرمؐ نے اپنے کئی ارشادات میں ہر حال میں انفاق کی ترغیب دی ہے :

'' حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: ''تم اللہ کے بھروسہ پر اس کی راہ میں کشادہ دستی سے خرچ کرتی رہو اور گنو مت اگر تم اس کی راہ میں اس طرح حساب کرکے دوگی تو وہ بھی تمہیں حساب ہی سے دے گا اور دولت جوڑ جوڑ کر اور بند کرکے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تمہارے ساتھ یہی معاملہ کرے گا لہٰذا تھوڑا بہت کچھ ہو سکے اور جس کی توفیق ملے اللہ کی راہ میں کشادہ دستی سے دیتی رہو۔'' (متفق علیہ)

'' حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ صدقہ سب سے افضل ہے جو تم اس زمانے میں دو جبکہ تم تندرست ہو اور ایسا نہ کرو کہ جب تمہاری جان حلق میں آجائے اور تم مرنے لگو تب تم صدقہ کرو اور کہو کہ یہ فلاں کا ہے اور یہ فلاں کا اس لئے کہ اب تو وہ فلاں کا ہو ہی چکا۔'' (متفق علیہ)

☆ دین کی مغلوبیت کے دور میں انفاق کی فضیلت :

دین کی مغلوبیت کے دور میں انفاق کرنے والوں کا اجر غلبۂ دین کے بعد انفاق کرنے والوں سے زیادہ ہے :

لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ

دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ م بَعْدُ وَقَاتَلُوْا (الحدید: 10)

"تم میں سے جس نے فتح سے پہلے انفاق کیا اور جنگ میں شرکت کی (اور جس نے یہ کام بعد میں کئے) برابر نہیں، ان لوگوں کا درجہ ان لوگوں سے کہیں بڑھ کر ہے جنہوں نے بعد میں انفاق کیا اور جنگ میں شریک ہوئے۔"

☆ انفاق کی حد :

- قانونی اعتبار سے انفاق کی کم از کم حد زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔
- اخلاقی اعتبار سے انفاق کی حد یہ ہے کہ ضرورت سے زائد مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے:

يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلِ الْعَفْوَ (البقرہ: 219)

"وہ آپ ؐ سے پوچھتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کتنا مال خرچ کریں تو کہہ دیجئے کہ جو ضرورت سے زیادہ ہو"

- درمیانی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ کے علاوہ بھی انفاق کیا جائے۔ ارشاداتِ نبویؐ ہیں:

"یقیناً مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی (مستحقین) کا حق ہے۔" (ترمذی)

"ایک آدمی میدان میں جا رہا تھا کہ اچانک اس نے گھرے ہوئے بادلوں میں کسی کو یہ کہتے سُنا "اے بادل! فلاں شخص کے باغ کو جا کر سیراب کر!" تو وہ بادل ایک طرف کو گیا اور سیاہ مٹی والی پہاڑی زمین میں اس بادل نے اپنا سارا پانی انڈیل دیا۔ وہاں ایک نالا تھا، اس نے سارا پانی اپنے اندر سمیٹ لیا اور بہہ نکلا۔ یہ مسافر پانی کے ساتھ ساتھ چلا۔ آگے چل کر دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا بیلچے سے پانی کا رخ موڑ رہا ہے تاکہ اپنے باغ کے درختوں کو سینچے، تو باغ والے سے اس مسافر نے پوچھا:

"اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟" اُس نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں سے غیبی آواز سے سُنا تھا، باغ والے نے اس سے پوچھا: "تم نے مجھ سے میرا نام کیوں پوچھا؟" مسافر نے کہا: "میں نے بادل والے کو (یعنی اللہ کو) یہ کہتے سُنا کہ جا! فلاں شخص کے باغ کو سیراب کر دے تو بتاؤ تم اپنے باغ میں کونسا ایسا عمل کرتے ہو جس کی وجہ سے اللہ کی یہ رحمت تم پر ہوئی؟" باغ والے نے کہا: "جب کہ تم یہ بات پوچھ بیٹھے ہو اور معاملہ سے واقف ہوگئے ہو تو میں بتاتا ہوں۔ اس باغ سے مجھے جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں، ایک تہائی میں اللہ کے نام نکال دیتا ہوں، ایک تہائی سے میں اور میرے بال بچے کھاتے ہیں، اور ایک تہائی اسی باغ میں (سینچائی اور کھاد وغیرہ پر) لگا دیتا ہوں۔" (مسلم)

☆ انفاق کی روح :

- انفاق کی روح اخلاص ہے۔ انفاق کرنے کا مقصد صرف اور صرف اللہ کی رضا اور نجاتِ اخروی کا حصول ہونا چاہئے:

وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ (البقرہ: 272)

"اور تم جو بھی انفاق کرو تو کرو اللہ کی خوشنودی کے لئے۔"

وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿﴾

"اور وہ جو بھی دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور اُن کے دل اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ ان کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" (المومنون: 60)

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ٥ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاۗءً وَّلَا شُكُوْرًا ٥ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ﴿﴾ (الدھر: 8-10)

''اور وہ اس (اللہ) کی محبت کی خاطر محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، (اور کہتے ہیں) کہ ہم تم کو خالص اللہ کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکرگزاری، ہم ڈرتے ہیں اپنے رب سے اس دن کے احساس سے جو سخت اداس کردینے والا ہے۔''

- قرآن حکیم میں بار بار یہ حقیقت بیان کی گئی کہ انسان اللہ کی راہ میں جو کچھ خرچ کرتا ہے، وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے لہذا اس کا اعلان کرنے کی ضرورت نہیں۔

وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ

''اور تم (اللہ کی راہ میں) جس طرح بھی خرچ کرو یا کوئی نذر پیش کرو تو اللہ بہر حال اُس کو جانتا ہے۔'' (البقرہ :270)

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿﴾

''اگر تم خیرات ظاہر اً دو تو وہ بھی خوب ہے اور اگر پوشیدہ دو اور دو بھی اہلِ حاجت کو تو وہ خوب تر ہے اور (اس طرح کا دینا) تمہارے گناہوں کو بھی دور کردے گا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے۔'' (البقرہ : 271)

☆ انفاق کی حفاظت :

- حلال اور بہترین مال میں سے انفاق کیا جائے :

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِيْهِ اِلَّا اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ (البقرۃ:267)

''مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لئے زمین سے نکالتے ہیں اُن میں سے خرچ کرو اور ردی مال دینے کا ارادہ نہ کرنا کہ اگر وہ مال تمہیں دیا جائے تو قبول نہ کرو سوائے چشم پوشی کرتے ہوئے۔''

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک مال ہی قبول فرماتا ہے۔'' (مسلم)

''حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص ایک کھجور کی قیمت یا اس کے برابر کوئی چیز صدقہ کرے گا اور وہ حلال کمائی میں سے ہوگی، اور اللہ تعالیٰ حلال کے سوا قبول نہیں فرماتا، تو اللہ تعالیٰ اس کے پاک صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے گا، پھر اس کو بڑھاتا رہے گا جس طرح تم اپنے جانوروں کی پرورش کرتے ہو اور بڑھاتے ہو یہاں تک کہ وہ تھوڑا سا صدقہ پہاڑ کی مانند ہو جائے گا''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

- احسان جتا کر، تکلیف دے کر اور دکھاوا کر کے انفاق کو ضائع نہیں کرنا چاہیے:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا (البقرۃ :264)

''مومنو! اپنے صدقات احسان جتلا کر اور ایذا دے کر برباد نہ کرو، اس شخص کی طرح جو لوگوں کو دکھانے کیلئے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، اُس (کے خرچ کردہ مال) کی مثال اُس چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اُس پر زور کی بارش برس کر اُسے صاف کر ڈالے (اسی طرح) یہ (ریاکار) لوگ اپنے اعمال کا کچھ بھی صلہ حاصل نہیں کرسکیں گے۔''

وَالَّذِيْنَ يُنفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَـآءَ النَّاسِ وَلاَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطَانُ لَهُ قَرِيْنًا فَسَاءَ قَرِيْنًا ﴿﴾ (النساء : 38)

”اور جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں لوگوں کے دکھانے کے لئے، وہ (درحقیقت) ایمان نہیں رکھتے اللہ پر اور نہ ہی روزِ آخرت پر۔ (ایسے لوگوں کا ساتھی شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ بُرا ساتھی ہے۔“

” فرمانِ نبویؐ ہے کہ تین قسم کے لوگوں سے اللہ روزِ قیامت کلام نہ فرمائے گا اور نہ ان پر نظرِ رحمت فرمائے گا جن میں سے ایک احسان جتلانے والا ہے۔“ (مسلم)

☆ انفاق کا اجر و ثواب :

- قرآن حکیم میں 31 بار انفاق کرنے والوں کی تحسین کی گئی ہے۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّئَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿﴾ (البقرۃ : 261)

”جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اُن (کے مال) کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔“

وَلاَ يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلاَ كَبِيْرَةً وَّلاَ يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلاَّ كُتِبَ لَهُمْ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (التوبہ : 121)

”اور (اسی طرح) وہ جو خرچ کرتے ہیں تھوڑا یا بہت یا کوئی وادی طے کرتے ہیں تو یہ سب کچھ اُن کیلئے (اعمالِ صالحہ میں) لکھ لیا جاتا ہے تا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دے۔“

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ اَجْرٌ كَرِيْمٌ

”کون ہے جو اللہ کو (خلوص سے) قرضِ حسن دے تو وہ اس کو بڑھا کر لوٹائے اور اس کے لئے عمدہ بدلہ ہے۔“ (الحدید: 11)

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ (التغابن: 17)

”اگر تم اللہ کو قرضِ حَسن دو گے تو تمھیں کئی گنا بڑھا کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا۔“

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلاَةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَّعَلاَنِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿﴾ (فاطر: 29)

”جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں، وہ اس تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی نقصان دہ نہ ہوگی۔“

- نبی اکرمؐ نے اپنے کئی ارشادات میں انفاق کا اجر و ثواب بیان فرمایا ہے :

”ہر بندے کو اللہ کا پیغام ہے کہ اے ابن آدم! تو اپنی کمائی خرچ کر، میں اپنے خزانہ سے تجھ کو دیتا رہوں گا۔“ (متفق علیہ)

”حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ہر شخص سے اس طرح محاسبہ ہوگا کہ اللہ اور بندہ کے درمیان کوئی وکیل نہ ہوگا۔ وہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو اس کے عمل کے سوا کچھ اور نظر نہ آئے گا، پھر بائیں جانب دیکھے گا تو ادھر بھی سوائے اعمال کے کچھ اور نہ پائے گا، پھر وہ سامنے نظر ڈالے گا تو جہنم کو اپنے سامنے پائے گا۔ تو اے لوگو! آگ سے بچنے کی فکر کرو، اگر ایک کھجور کا آدھا حصہ ہی تمہارے پاس ہو اُسی کو دے کر آگ سے بچو۔“ (متفق علیہ)

”حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مسجد نبویؐ کے منبر پر رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگو! جہنم کی آگ سے بچو۔ اگر تمہارے پاس ایک کھجور کا

آدھا ٹکڑا ہی ہو تو وہی دے کر آگ سے بچو اس لئے کہ صدقہ انسان کی کجی کو درست کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کا پیٹ بھرتا ہے۔" (ترغیب)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دن نہیں گزرتا مگر یہ کہ اللہ کی طرف سے دو فرشتے اترتے ہیں جن میں سے ایک دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اچھا عوض دے اور دوسرا بد دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! بخل کرنے والے کو تباہ کردے" (متفق علیہ)

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ کہتا ہے یہ میرا مال ہے، یہ میرا مال ہے۔ حالانکہ اس کے لئے اس کے مال میں تین حصے ہیں، جو کھا لیا وہ ختم ہوگیا، جو پہن لیا وہ وہ بوسیدہ ہوگیا اور جو خرچ کردیا (اللہ کی راہ میں) وہ اس نے (اللہ کے ہاں) جمع کرلیا۔ اس کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ اس کا نہیں ہے، اُسے تو وہ اپنے ورثہ میں لوگوں کے لئے چھوڑ جانے والا ہے۔" (مسلم)

"حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک بکری ذبح کی گئی (اور اس کا گوشت للہ تقسیم کردیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "بکری میں سے کیا باقی رہا؟" حضرت عائشہؓ نے عرض کیا: "صرف ایک دستی اس کی باقی رہی ہے (باقی سب ختم ہوگیا)" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس دستی کے علاوہ جو للہ تقسیم کردیا گیا دراصل وہی سب باقی ہے اور کام آنے والا ہے۔" (ترمذی)

"حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب کوئی بندہ صدقہ کا مال سائل کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے ہی وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔" (طبرانی)

"حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک صدقہ دینے والا اپنے صدقہ کے سایہ میں رہے گا۔" (مسند احمد)

"حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کے حوالہ سے یہ بات بیان فرمائی کہ "اے آدم کے بیٹے! تو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا، اسے نہ آگ لگنے کا خطرہ ہے، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر، میرے پاس رکھا گیا یہ خزانہ میں پورا پورا تجھے دوں گا اس دن جب کہ تو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہوگا۔" (طبرانی)

- حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ ہیں:

"اپنا مال زمین پر جمع نہ کرو، جہاں کیڑا بھی خراب کرتا ہے اور چوری کا بھی خوف ہے بلکہ آسمان پر جمع کرو جہاں نہ کیڑا خراب کرتا ہے، نہ چوری کا خوف ہے اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جہاں تمہارا مال ہوگا وہیں تمہارا دل ہوگا۔"

☆ انفاق نہ کرنے پر وعید :

- قرآنِ حکیم میں 12 بار انفاق نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ۝ (التوبہ: 34-35)

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں

کرتے، اُن کو اس دن کے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے (اے نبیؐ)، جب وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اُس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ اَلَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ﴿﴾

''تباہی ہے عیب جوئی کرنے والے اور طعنہ دینے والے کے لئے جو مال جمع کرتا ہے اور اُسے گن گن کر رکھتا ہے۔'' (الھمزۃ: 1 - 2)

كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿﴾ (المعارج : 15- 18)

''بے شک وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے، کھال ادھیڑ ڈالنے والی، اُن لوگوں کو اپنی طرف بلائے گی جنہوں نے (دینِ حق سے) اعراض کیا اور (مال) جمع کیا اور بند کر کے رکھا۔''

- نبی اکرمؐ نے فرمایا:

''ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ بڑے خسارے میں ہیں جو بڑے دولت مند اور سرمایہ دار ہیں، ان میں سے وہی لوگ خسارے سے محفوظ ہیں جو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں اپنی دولت کشادہ دستی کے ساتھ صرف کرتے ہیں مگر دولت مندوں اور سرمایہ داروں میں ایسے بندے بہت کم ہیں۔'' (متفق علیہ)